سوال

(472) مردوزن کا اختلاط

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارہاں بعض سکولوں میں لڑکوں اورلڑکیوں کواکٹھے تعلیم دی جاتی ہے اور مردانہ زنانہ سٹاف بھی اکٹھا ہوتا ہے، شریعت میں مردوں اور عورتوں کواکٹھارہنے کی کہاں تک اجازت ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اسلام میں مرداور عورت کا دائرہ عمل الگ الگ ہے، لڑکیوں کو تعلیم دینا ایک مستحسن اقدام ہے لیکن انہیں اکٹھا رکھنا کئی ایک فتنوں کا پیش خیمہ ہوسکتا ہے۔ اسی زنانہ سٹاف کی بے پردگی ہی مردانہ سٹاف کے ساتھ ملنے جلنے کا سبب بنتی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ عورتیں، مردوں سے شرم وحیا محسوس نہیں کرتیں اوراس طرح کا میل جول بہت بڑے فتنے اور تباہی کا سبب بنتا ہے۔ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے باہر تشریف لائے تو دیکھا کہ مرداور عورتیں ایک راستے پر چل رہے ہیں، آپ نے یہ منظر دیکھ کر عورتوں سے فرمایا: ’’ایک طرف ہٹ جاؤ، راستے کے درمیان چلنا تمہارے لئے بہتر نہیں، ایک طرف ہوکر چلاکرو۔‘‘

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے بعد عورتوں نے اس پر بایں طور پر عمل کیاکہ انہوں نے راستہ میں ایک طرف ہوکر چلنے کا معمول بنا لیا، وہ اس قدر راستے سے ہٹ کر چلتی تھیں کہ بعض اوقات ان کی چادریں دیواروں سے چپک جاتی تھیں۔ [1]

اس روایت کو بعض اہل علم نے ضعیف قرار دیا ہے کیونکہ اس میں شداد بن ابی عمرو نامی راوی مجہول ہے لیکن کچھ حضرات نے اسے حسن قرار دیا ہے۔ [2]

قرآن کریم سے مذکورہ حدیث کے مفہوم کی تائید ہوتی ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام مدین کے ایک کنویں پر پہنچے تو انہوں نے وہاں لوگوں کی ایک بھیڑ کو پایا جواپنے جانوروں کو پانی پلا رہے تھے، وہاں دو لڑکیاں بھی دیکھیں جنہوں نے اپنی بکریوں کو روک رکھا تھا۔ [3]

ان لڑکیوں نے مردوں کے ساتھ اختلاط کو گوارا نہیں کیا بہر حال مردوزن کا یہ میل فتنے کا باعث ہوسکتا ہے، ایسا کرنا منع ہے۔ حدیث سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ عورتیں مردوں سے راستہ میں الگ رہیں اور گلی یا سڑک کے عین وسط میں چلنے کے بجائے اس کی ایک جانب ہوکر چلیں، یہ کیفیت ان کے باحیا اور باوقار ہونے کی علامت ہے۔ اس میں عورتوں کے لئے امن بھی ہے کہ کوئی اوباش انہیں پریشان نہیں کرے گا اور نہ ہی ان سے کوئی غلط توقع وابستہ کرسکتا ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] سنن أبي داود، الادب: ۵۲۷۲۔

[2]الاحادیث الصحیحۃ: ۲۱،۔

[3]القصص: ۲۳۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:414

محدث فتویٰ